بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

رجسٹرڈ ایل نمبر ۵۲۵۴

اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ ۔ عَسٰۤی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

روزنامہ

الفضل ربوہ

ایڈیٹر روشن دین تنویر

The Daily ALFAZL RABWAH

یوم پنجشنبہ

قیمت فی پرچہ ۱۲ پیسے

جلد ۵۳/۱۸ | ۳ تبوک ۱۳۴۳ ہش ۲۶ ربیع الثانی ۱۳۸۴ھ ۳ ستمبر ۱۹۶۴ء | نمبر ۲۰۵

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کی صحت کے متعلق اطلاع

— محترم صاحبزادہ ڈاکٹر مرزا منور احمد صاحب —

ربوہ ۲ ستمبر بوقت سوا آٹھ بجے صبح

کل حضور کو بائیں پسلی کی طرف درد کی شکایت رہی۔ بخار تو نہیں ہے مگر درد کی وجہ سے تکلیف ہے۔ یہ درد گزشتہ رات سے شروع ہے — رات دوائی سے نیند آئی۔ سینہ کی درد اور کھانسی کی شکایت بھی ہے۔ احباب جماعت خاص طور پر دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ حضور کو شفائے کامل عطا فرمائے۔

ارشادات عالیہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

نماز کو سنوار کر ادا کرو کیونکہ ساری مشکلات کی یہی کنجی ہے

وہ دل جو ہر وقت خدا تعالیٰ کے آستانہ پر نہیں گرتا محروم کیا جاتا ہے

"نماز دل کو سنوار کر پڑھو کیونکہ ساری مشکلات کی یہی کنجی ہے اور اسی میں ساری لذّات اور خزانے بھرے ہوئے ہیں۔ صدق دل سے روزے رکھو۔ صدقہ و خیرات کرو۔ درود و استغفار پڑھا کرو۔ اپنے رشتہ داروں سے نیک سلوک کرو۔ ہمسایوں سے مہربانی سے پیش آؤ بنی نوع بلکہ حیوانوں پر بھی رحم کرو۔ ان پر بھی ظلم نہ چاہیئے۔ خدا سے ہر وقت حفاظت چاہتے رہو کیونکہ ناپاک اور نامراد ہے وہ دل جو ہر وقت خدا کے آستانہ پر نہیں گرا رہتا وہ محروم کیا جاتا ہے۔ دیکھو اگر خدا ہی حفاظت نہ کرے تو انسان کا ایک دم گزارہ نہیں۔ زمین کے نیچے سے لیکر آسمان کے اوپر تک کا ہر طبقہ اسکے دشمنوں سے بھرا ہوا ہے۔ اگر اسی کی حفاظت شامل حال نہ ہو تو کیا ہو سکتا ہے۔ دعا کرتے رہو کہ اللہ تعالیٰ ہدایت پر کاربند رکھے کیونکہ اس کے ارادے دو ہی ہیں۔ گمراہ کرنا اور ہدایت دینا جیسا کہ فرماتا ہے۔ یُضِلُّ بِہٖ کَثِیْرًا وَّ یَھْدِیْ بِہٖ کَثِیْرًا۔ پس جب اس کے ارادے گمراہ کرنے پر بھی ہیں تو ہر وقت دعا کرنی چاہیئے کہ وہ گمراہی سے بچاوے اور ہدایت کی توفیق دے۔ نرم مزاج ہو کیونکہ جو نرم مزاجی اختیار کرتا ہے خدا بھی اس سے نرم معاملہ کرتا ہے۔ اصل میں نیک انسان تو اپنا پاؤں بھی زمین پر پھونک پھونک کر احتیاط سے رکھتا ہے تا کسی کیڑے کو بھی اس سے تکلیف نہ ہو۔ غرض اپنے ہاتھ سے، پاؤں سے، آنکھ وغیرہ اعضاء سے کسی کو کسی نوع کی تکلیف نہ پہنچاؤ اور دعائیں مانگتے رہو۔"

(ملفوظات جلد پنجم صفحہ ۱۳۰)

مجلس خدام الاحمدیہ کا مرکزی سالانہ اجتماع

مجلس خدام الاحمدیہ کا مرکزی سالانہ اجتماع مورخہ ۲۳، ۲۴، ۲۵ اکتوبر بروز جمعہ ہفتہ اتوار منعقد ہوگا۔ انہی تاریخوں کو اطفال کا سالانہ اجتماع بھی منعقد ہوگا۔ خدام و اطفال زیادہ سے زیادہ تعداد میں اپنے مرکزی سالانہ اجتماع میں شامل ہوں۔ (معتمد)

ربوہ میں مویشیوں کیلئے ٹیکہ کا انتظام

ویٹرنری ڈیپارٹمنٹ جھنگ کے زیر انتظام ربوہ میں مویشیوں اور مرغیوں کو مندرجہ ذیل پروگرام کے مطابق ٹیکے لگائے جائیں گے۔ معزز احباب اس موقعہ سے فائدہ اٹھائیں۔

گول بازار ۴/۹/۶۴ ۸ بجے صبح تا ۱۲ بجے دوپہر

غلہ منڈی ۵/۹/۶۴ " "

(سیکرٹری ٹاؤن کمیٹی ربوہ)

ایک ہزار روپے کا ایک وعدہ

— از محترم صاحبزادہ مرزا طاہر احمد صاحب ناظم وقف جدید —

قبولہ ضلع منٹگمری کے ایک مخلص دوست نے چندہ وقف جدید مبلغ ایک ہزار روپیہ سالانہ ادا کرنے کا وعدہ فرمایا ہے۔ احباب جماعت سے ملتمس ہوں کہ انہیں اپنی دعاؤں میں یاد رکھیں۔ اللہ تعالیٰ ان کی قربانی کو شرف قبولیت بخشے۔ اور ان کے اخلاص جان، اموال اور اولاد میں برکت دے اور اس سے بھی بڑھ کر خدمت دین کی توفیق عطا فرمائے آمین

یاد رہے کہ اس سے پہلے علی الترتیب ضلع راولپنڈی اور ضلع جھنگ کے ۲ مخلصین ہزار روپیہ سالانہ سے زائد کا وعدہ فرما چکے ہیں امید ہے کہ باقی مخیر احباب بھی ان کی نیک مثال کی پیروی کریں گے۔

اعلان برائے داخلہ جامعہ احمدیہ ربوہ

جامعہ احمدیہ میں انشاء اللہ العزیز ۳ ستمبر کو داخلہ ہوگا۔ میٹرک پاس ایف۔ اے اور بی۔ اے کے طلباء داخل ہو سکتے ہیں۔ تمام داخل ہونے والے طلباء صبح ۸ بجے سے ۱۱ بجے تک حاضر ہو جائیں۔ داخلہ کے وقت مندرجہ ذیل سرٹیفکیٹ ہمراہ لاویں۔

(۱) میٹرک، ایف۔ اے، یا بی۔ اے کی سند

(۲) والدین یا سرپرست کا تحریری اجازت نامہ

(۳) امیر یا پریذیڈنٹ کی تصدیق

داخلہ کا فارم انٹرویو سے قبل دفتر سے حاصل کر لیں۔ پراسپیکٹس اور نصاب بھی دفتر سے مل سکتا ہے۔

(پرنسپل جامعہ احمدیہ)

مسعود احمد پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس ربوہ سے چھپوا کر دفتر الفضل دارالرحمت غربی ربوہ سے شائع کیا

روزنامہ الفضل ربوہ
مورخہ ۳ ستمبر ۱۹۶۴ء

جہاد فی سبیل اللہ کیا ہے؟

جناب مولانا غلام رسول صاحب مہر جو اسلامی تاریخ میں خاص مہارت رکھتے ہیں اور جنہوں نے حضرت سید احمد بریلوی علیہ الرحمۃ کے حالات زندگی ضخیم جلدوں میں تحریر کرکے بہت سے حقائق مسلمانوں کے لئے جمع کر دئیے ہیں۔ اپنے ایک مضمون میں جو معاصر روزنامہ مشرق لاہور کی اشاعت ۳۰/۸/۶۴ میں شائع ہوا ہے۔ اور جو رسالہ جامعہ دہلی کے ایک مضمون کی تنقید پر مشتمل ہے جس میں شہیدین حضرت سید احمد علیہ الرحمۃ اور آپ کے عظیم ساتھی سید شاہ اسمٰعیل شہید علیہ الرحمۃ پر یہ الزام لگایا ہے کہ انہوں نے انگریزوں کے ایماء پر سکھوں کے خلاف اعلان جنگ کیا تھا تحریر فرماتے ہیں :۔

"فرمایا گیا ہے کہ شاہ صاحب اور سید صاحب نے انگریزوں کے بہکانے میں آکر غیر ملکیوں کی طرف سے جہاد کا رُخ سکھوں کی طرف پھیر دیا۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ جس بزرگ ہستی کے جہاد مقدس کا ایک اور صرف ایک نصب العین تھا۔ کہ ہندوستان کو اجنبیوں کے تسلط سے نجات دلائی جائے۔ اور یہاں ایک اصلح اسلامی نظام حکومت قائم کیا جائے۔ اس کے بارے میں ایسے الفاظ زبان قلم پر لانا یقیناً دلدوز اور جاں سوز ہے۔ مصیبت یہ ہے کہ ایسے الفاظ بے تکلف کہہ دینے والوں نے کبھی سوچا ہی نہیں کہ جہاد کیا ہوتا ہے شریعت نے اس کے لئے کیا کیا حدیں ضروری قرار دی ہیں۔ وہ سمجھتے ہیں کہ جہاں کوئی بیٹھا ہو وہیں تلوار اٹھا کر کھڑا ہو جائے اور کہے کہ میں جہاد کر رہا ہوں یہ جہاد نہیں۔ فساد انگیزی اور فتنہ پروری ہے

سید صاحب نے دعوت کے ذریعہ سے رضاکار مجاہدین کی ایک بڑی جماعت تیار کی ہر حصہ ملک میں دعوت کے مستقل مرکز بنائے۔ ایک مختصر سی جماعت کے ساتھ وطن سے ہجرت کرکے نکلے جہاں ان کے لئے زندگی کی تمام راحتیں موجود تھیں اہل و عیال سے الگ ہوئے جن سے اس دنیا میں دوبارہ ملاقات مقدر نہ تھی کم و بیش تین ہزار میل کا دشوار گزار سفر طے کرکے اس مقام پر پہنچے جہاں سے منظم جہاد شروع کیا جا سکتا تھا وہاں کے مسلمانوں کی آزادی خطرے میں پڑی ہوئی تھی اور ۱۸۲۶ء میں وہی ایک مقام تھا۔ جہاں اسلامی حکومتوں سے امداد کی بھی امید تھی اور پنجاب کے مسخر ہوتے ہی وہاں کی مسلمان اکثریت بھی جہاد کے لئے بہت بڑی قوت مہیا کر سکتی تھی جس کے بعد ہندوستان کی تطہیر کے بہترین ممکنات نظر آ رہے تھے۔

باقی رہا یہ امر کہ حالات نے مختلف اسباب کی بنا پر دوسری صورت اختیار کرلی۔ تو اس سے سید صاحب شاہ صاحب اور مولانا عبد الحئی (رحم) کے عزم و اقدام کی حقانیت پر کیا اثر پڑ سکتا ہے۔ ان کا معاملہ ادائے فرض تک محدود تھا، ان کا کام یہ تھا کہ مایوسی کی تاریکی میں امید کے چراغ جلائیں افسردہ دلوں میں زندگی کی نئی روح پیدا کریں اس کے لئے انہوں نے اپنا خون بے دریغ بہایا۔ اپنی جانیں اس طرح دے دیں جس طرح کوئی شخص درخت کا پتہ توڑ کر پھینک دیتا ہے۔ واضح رہے کہ وہ خون نہایت مقدس اور نہایت قیمتی تھا اور وہ جانیں ایسی تھیں جن کی قیمت وہ کروڑوں جانیں بھی نہیں ہو سکتیں جنہوں نے سوا سو سال غیروں کی محکومی میں گزار دئیے اور ان میں مجاہدین فی سبیل اللہ کی قدر و قیمت کا بھی کوئی احساس پیدا نہ ہو سکا"

(روزنامہ مشرق ۳۰ر اگست ۱۹۶۴ء ص ۳)

ہم اس کے ایک ایک حرف کی تائید کرتے ہیں۔ ایک دفعہ پہلے بھی ہم نے اسی مضمون کے تعلق میں جناب مولانا مہر صاحب کے مقالہ کے تعلق میں عرض کیا تھا کہ کوئی انسان خاص کر کوئی مسلمان اہل علم ایسا نہیں ہو سکتا کہ جو ہندوستان میں انگریزوں کے اقتدار کو حقیقی طور پر دل سے پسند کرتا ہو البتہ شریعت کا معاملہ دوسرا ہے۔ انگریز کے خلاف ایسے زمانہ میں جبکہ وہ ہندوستان میں قوت فائقہ بن چکے تھے۔ اور ہندوستان کی تمام سیاسی قوتوں پر قابض ہو چکے تھے جہاد کی پہلی شرط یہی تھی کہ انگریزوں کی عملداری سے نکل کر ان کے خلاف اگر طاقت ہو تو جہاد کرے۔ شہیدین علیہما الرحمۃ کا بھی شاید یہی آخری مقصد ہو گا۔ مگر جیسا کہ مولانا نے فرمایا ہے۔ حالات نے کچھ ایسا پلٹا کھایا کہ سکھوں ہی کے خلاف آپ کا جہاد بظاہر ناکام ہو گیا۔ اور آپ بالاکوٹ میں شہید ہو گئے۔

یہاں ایک بات ہم عرض کر دینا چاہتے ہیں۔ ہم حضرت سید احمد بریلوی علیہ الرحمۃ کو تیرھویں صدی ہجری کا مجدد مانتے ہیں۔ آپ کی بظاہر ناکامی فی الحقیقت ناکامی نہیں تھی۔ آپ اپنے مقصد میں کامیاب ہو گئے تھے۔ جو یہ تھا کہ گو اس وقت کے مسلمانوں کی حالت ایسی خراب تھی کہ خود سرحدی مسلمان سرداروں نے آپ کی مخالفت کی۔ اور آپ کے راستہ میں روڑے اٹکائے۔ یہاں تک کہ رنجیت سنگھ کا بیٹا شیر سنگھ ایک مسلمان ہی کی راہ نمائی سے بالاکوٹ پہنچا، جہاں شہیدین پناہ لے رہے تھے۔ ایسی حالت میں وہ سکھوں کے خلاف بھی جہاد بالسیف سے کامیاب نہیں ہو سکتے تھے، اور اس لئے ان کی کامیابی یہی تھی۔ کہ انہوں نے سکھوں کی حکومت کو پے درپے حملوں سے کمزور کر دیا تھا۔ جس کے بعد انگریز آسانی سے پنجاب پر قابض ہو گئے۔ جنہوں نے مسلمانوں کو ان تکالیف سے رہا کروایا۔ جس میں سکھا شاہی نے ان کو ڈال رکھا تھا۔

ہم یہ نہیں مانتے کہ شہیدین علیہما الرحمۃ نے سکھوں کے خلاف انگریزوں کے کہنے پر جہاد بالسیف کیا۔ یہ کہنا سراسر غلط ہے جیسا کہ مولانا مہر نے فرمایا ہے۔ اگر وہ غیر ملکیوں کو برصغیر ہند سے نکالنا بھی اپنا مقصد رکھتے تھے۔ تو شریعت کے اصولوں کے مطابق ان کا سکھوں سے تصادم نہایت ضروری تھا۔ تاہم اگر ہم اس وقت کے سیاسی حالات پر نظر ڈالیں تو حقیقت یہی ظاہر ہوتی ہے کہ انگریز نے اس وقت ایسی قوت حاصل کر لی ہوئی تھی کہ بظاہر ان کے خلاف ہندوستانی مسلمان کا تو کیا باقی قریب کے ملکوں کے مسلمانوں کا کامیاب ہونا بھی ناممکن ہو چکا تھا۔ جیسا کہ تاریخ نے ثابت کر دیا ہے۔ اور ہم نہیں کہہ سکتے کہ حضرت سید احمد علیہ الرحمۃ کو اللہ تعالیٰ کی طرف سے اس امر کی تفہیم نہیں تھی۔ اصل حقیقت یہ تھی جیسا کہ سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے فرمایا ہے۔

"ان لوگوں کی نیتیں نیک تھیں۔ وہ چاہتے تھے کہ ملک میں نماز اور اذان اور قربانی کی رکاوٹ جو کہ سکھوں نے کر رکھی تھی دور ہو جائے خدا نے ان کی دعا کو قبول کیا اور اس کی قبولیت کو سکھوں کے دفعیہ اور انگریزوں کو اس ملک میں لانے سے کیا۔ یہ ان کی دانائی تھی کہ انھوں نے انگریزوں کے ساتھ لڑائی نہیں کی بلکہ سکھوں کو اس قابل سمجھا کہ ان سے جہاد کیا جائے مگر چونکہ وہ زمانہ قریب تھا کہ مہدی موعود کے آنے سے جہاد بالکل بند ہو جائے اس واسطے جہاد میں ان کو کامیابی نہ ہوئی۔ ہاں بسبب نیک ہونے کے ان کی خواہش اذانوں اور نمازوں کے متعلق اس طرح پوری ہو گئی کہ اس ملک میں انگریز آگئے۔"

(ملفوظات جلد دوم ص ۲۰۷)

پھر آپ فرماتے ہیں :۔

"ہند میں دو واقعہ ہوئے ہیں ایک سید احمد صاحب کا اور دوسرا ہمارا۔ ان کا کام لڑائی کرنا تھا انھوں نے شروع کر دی مگر اس کا اتمام ہمارے ہاتھوں مقدر تھا جو کہ اب اس زمانہ میں بذریعہ قلم ہو رہا ہے۔ اسی طرح عیسیٰ علیہ السلام کے وقت جو نامرادی تھی، وہ چھ سو برس بعد آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے ہاتھوں سے رفع ہوئی خدا تعالےٰ بھی فرماتا ہے کہ وہ کامیابی اب ہوئی۔"

(ملفوظات جلد چہارم ص ۱۹۳)

ان اقتباسات سے واضح ہوتا ہے۔ کہ حضرت سید احمد صاحب بریلوی علیہ الرحمۃ کا جہاد بالسیف اس لحاظ سے رائیگاں نہیں گیا۔ کہ مسلمانوں کے ایذا دینے والوں سے ایک غیر مسلم قوت کے ہاتھ سے ہی مسلمانوں کو نجات حاصل ہو گئی۔ تاہم آپ نے جو جہاد شروع کیا تھا انگریز کے عہد میں اس کی صورت بدل گئی اور سیف کے جہاد کی بجائے قلم کے جہاد کا زمانہ آگیا۔ چنانچہ پاکستان مسلمانوں کے قلم کے جہاد کے نتیجہ میں ہی حاصل ہوا ہے۔ مگر یہ جہاد یہیں ختم نہیں ہوتا۔ بلکہ اس کا میدان روز بروز بڑھتا چلا جاتا ہے۔ کیونکہ قرآن کریم کو اللہ تعالیٰ نے ذکر للعالمین فرمایا ہے۔ اور اسلام کے رسول صلے اللہ علیہ وسلم کو رحمۃ للعالمین کہا ہے۔ اور خود اللہ تعالیٰ رب العالمین ہے۔ اسلام ان تینوں چیزوں کے مجموعہ کا نام ہے۔ اور جب تک تمام دنیا اسلام قبول نہ کرلے۔ یہ جہاد جاری رہتا ہے۔ اس لئے کسی خاص قوم کے خلاف نہیں بلکہ تمام الحادی دنیا کے خلاف ہے۔ اس کو کسی خاص ملک یا قوم سے مختص کرنا سخت غلطی ہے۔ جو لوگ محض انگریز دشمنی سے اللہ تعالےٰ کے مقدسوں پر معترض

(باقی دیکھیں ص ۷ پر)

پادری بلی گراہم کی ایک غلط بیانی اور بحث سے گریز

مکرم مولوی محمد صدیق صاحب امرتسری سابق مبلغ مغربی افریقہ حال سنگاپور

الفضل میں مکرم مولوی نسیم سیفی صاحب نے ڈاکٹر بلی گراہم کے دورۂ افریقہ کے دلچسپ حالات کے ضمن میں ڈاکٹر صاحب کی کتاب Peace with God میں مذکورہ ان کے اس دعوے کا بھی ذکر فرمایا ہے کہ

"قرآن کریم کو شروع سے آخر تک پڑھ جایئے اس میں کہیں بھی کسی پیشگوئی کا ذکر نہیں ہے"۔

اور پھر اس پر مناظرہ سے ان کے فرار کی دلچسپ تفصیل سے بھی قارئین الفضل کو آگاہ فرمایا ہے۔ اس سلسلہ میں یہ امر قارئین کرام کی دلچسپی سے خالی نہ ہوگا کہ ڈاکٹر بلی گراہم اس وقت امریکہ سے سب سے پہلے سیدھے منروویا (لائبیریا) میں آئے تھے اور وہاں بھی انہوں نے اپنی پبلک تقریر میں بائیبل کا دیگر مذہبی کتب سے موازنہ کرتے ہوئے کئی ہزار کے مجمع میں یہ اعلان یا چیلنج کیا تھا کہ

"میں نے قرآن کریم کو شروع سے آخر تک پڑھا ہے۔ اس میں کہیں انسان یا دنیا کے مستقبل وغیرہ کے متعلق کوئی پیشگوئی نہیں ہے۔ اور نہ ہی اس نے انسان کے بعد کی زندگی پر کوئی تسلی بخش روشنی ڈالی گئی ہے۔ درانحالیکہ بائیبل سچی پیشگوئیوں سے بھری پڑی ہے۔ اور انسان کی دنیوی اور اخروی دونوں زندگیوں کا معقول حل پیش کرتی ہے"

اس تقریر کے دوران خاکسار ان کے قریب ہی ان کے امریکن رپورٹر کے ساتھ بیٹھا ہوا یہ سن رہا تھا۔ میں نے اسی وقت ان کے اس پریس رپورٹر سے کہا کہ آپ کے بلی گراہم قرآن کریم کے متعلق صریح غلط بیانی کر رہے ہیں۔ اور گویا ہم مسلمانوں کو چیلنج دے رہے ہیں۔ میں پبلک میں یہ ثابت کرنے کو تیار ہوں کہ قرآن کریم میں بائیبل سے کئی گنا زیادہ سچی پیشگوئیاں موجود ہیں۔ اور احوال آخرت کے متعلق بھی جو معقول ترین شواہد و نظریات قرآن کریم نے بیان کئے ہیں بائیبل میں ان کا عشر عشیر بھی پایا نہیں جاتا۔ چونکہ وہ پریس رپورٹر پہلے ہی مجھ سے اچھی طرح واقف اور بے تکلف تھے کہنے لگے بہتر ہے آپ تقریر کے معاً بعد ڈاکٹر گراہم سے گفتگو کرلیں چنانچہ تقریر کے معاً بعد ہم دونوں ڈاکٹر گراہم سے ملے۔ لائبیریا کے پریذیڈنٹ ڈاکٹر ولیم ٹب مین جو جلسہ کی صدارت کر رہے تھے۔ اور خود بھی پادری ہیں وہ بھی وہیں تھے۔ میں نے ڈاکٹر گراہم سے اپنا تعارف خود ہی کرانے کے بعد ان سے کہا کہ آپ نے قرآن کریم کے متعلق ابھی ابھی جو دعوے کیا ہے وہ صریح غلط ہے۔ اور آپ مجھے وقت دیں۔ آپ جب چاہیں میں یہ ثابت کرنے کو تیار ہوں۔ کہ قرآن کریم دنیا کے مستقبل کے متعلق پیشگوئیوں سے بھرا پڑا ہے۔ جن میں سے بے شمار پوری بھی ہو چکی ہیں۔ اسی طرح میں ثابت کروں گا کہ آخرت کے متعلق قرآن کریم کی تعلیم اور Conception بائیبل کے بیانات سے بہت زیادہ معقول اور اکمل ہے۔

ناشتہ کی دعوت

اس پر انہوں نے اصل بات کا جواب دینے کی بجائے میری بات کو ٹالنے کی غرض سے ادھر اُدھر کے سوال کرنے شروع کر دیئے کہ افریقہ کے تبلیغی میدان میں آپ کو کتنا عرصہ ہو گیا ہے۔ میں نے کہا تقریباً ۲۲ سال سے مغربی افریقہ میں اسلام کی خدمت کر رہا ہوں۔ اس پر کہنے لگے میں آپ سے مل کر بہت خوش ہوا ہوں اور اپنے مذہب کے لئے آپ کی قربانی کی قدر کرتا ہوں۔ بلکہ مجھے آپ پر رشک آتا ہے۔ کیونکہ میری سالہا سال سے یہ خواہش رہی ہے کہ افریقہ میں مستقل طور پر رہ کر مسیح کا پیغام ان لوگوں کو پہنچاؤں۔ اور ان کی پسماندگی دور کرنے میں اپنی ساری زندگی صرف کر دوں۔ مگر میری یہ خواہش پوری نہیں ہو سکی۔ میں نے پھر یاد دلایا کہ میری بات کا تو آپ نے جواب نہیں دیا۔ چونکہ پریذیڈنٹ ٹب مین کار میں ان کا انتظار کر رہے تھے۔ اور ہم باہر کھڑے تھے۔ ڈاکٹر گراہم نے پھر جلدی سے کار میں بیٹھتے ہوتے صرف اتنا کہا کہ اگر ممکن ہو تو آپ کل ہماری قیام گاہ پر ہمارے ساتھ ناشتہ کریں۔ وہاں پر پھر آپ سے بات کریں گے کیونکہ اب وقت نہیں ہے۔ اور میں لائبیریا سے جلدی جا رہا ہوں۔

اس دوران میں نے رات کو ان کے نام ایک تبلیغی چٹھی تیار کی۔ جس میں انہیں اسلام قبول کرنے اور قرآن کریم کا دوبارہ سچے دل سے مطالعہ کرنے کی تحریک بھی کی۔ نیز عیسائیت کے موجودہ عقائد کا بطلان ظاہر کر کے آخر میں اسلام اور عیسائیت کی تعلیم پر مناظرہ کا چیلنج بھی دیا۔ چنانچہ میں اگلے روز حسب وعدہ صبح ۸ بجے گورنمنٹ ہوس میں ان کی قیام گاہ پر پہنچ گیا۔ ناشتہ کی میز پر ڈاکٹر گراہم کے علاوہ ان کے رپورٹر اور آٹھ امریکن پادری جو ان کے ساتھ ہی آئے تھے موجود تھے۔ میں نے بیٹھتے ہی انہیں ٹائپ شدہ کھلی چٹھی کے ساتھ قرآن کریم انگریزی۔ ٹیچنگ آف اسلام۔ مسیح کہاں فوت ہوئے اور دیگر پمفلٹ وغیرہ انہیں تحفۃً پیش کئے۔ جو انہوں نے بخوشی اور شکریہ کے ساتھ قبول کئے۔ میں نے پھر چند منٹ کی خاموشی کے بعد جسے ان میں سے کوئی بھی توڑنا نہیں چاہتا تھا۔ ڈاکٹر گراہم کو مخاطب کر کے انہیں یاد دلایا کہ آپ نے قرآن کریم کے متعلق کل غلط بیانی کی تھی۔ اور میں نے آپ سے وقت مانگا تھا۔ اب کیا صورت ہے میرے خیال میں آپ نے پبلک میں ایسا مغالطہ آمیز اور سچائی سے عاری بیان دے کر نہایت بے انصافی سے کام لیا ہے۔ خصوصاً جبکہ ہمیں جواب کا موقعہ نہیں دیا گیا۔ قرآن کریم میرے پاس ہے۔ میں قرآن کریم سے آپ کے اس غلط دعوے کا بطلان ثابت کرنا چاہتا ہوں۔ آپ وقت مقرر کریں۔ یا اس وقت فرصت ہو تو ناشتہ کے بعد ہی گفتگو ہو جائے۔ نیز مجھے عیسائیت کے متعلق بھی آپ سے کچھ سوالات ایسے کرنے ہیں۔ جن کا تعلق آپ کی گذشتہ رات والی تقریر سے ہے۔ مثلاً یہ کہ آپ جو مسیح کو خدا مانتے اور اس عقیدے کی تبلیغ کرتے ہیں تو کیا اس کا یہ خدائی کا دعوے اسکے اپنے الفاظ میں بائیبل میں کہیں موجود ہے؟

مگر افسوس صد افسوس کہ میری یہ باتیں سننے کے چند منٹ بعد ہی وہ ناشتہ مکمل کئے بغیر ہی اچانک اٹھ کھڑے ہوئے اور مجھ سے معذرت کر دی کہ افسوس پہلے ہی مقررشدہ پروگرام کی وجہ سے میرے پاس اب بالکل وقت نہیں ہے۔ اور اس وقت بھی مجھے ایک نہایت ضروری کام ہے۔ اس لئے آپکے ساتھ زیادہ نہیں ٹھہر سکتا۔ اور پھر اپنے سیکرٹری سے میرا تعارف کرا کے مجھے یہ کہتے ہوئے اوپر اپنے کمرے میں چلے گئے۔ کہ یہ میرے سیکرٹری میری طرف سے ہر طرح آپ کی تسلی کر دیں گے آپ ان سے بات کریں۔ میرے ساتھ ایک احمدی افریقن بھائی بھی تھے۔ وہ بھی ڈاکٹر بلی گراہم کا یہ رویہ دیکھ کر بڑے حیران ہوئے کہ کس طرح انہوں نے گریز کی راہ اختیار کی۔

مسیح صرف ابن مریم

ڈاکٹر گراہم کے چلے جانے کے بعد کچھ عرصہ پھر ان کے سیکرٹری صاحب سے گفتگو ہوئی۔ قرآن کریم کی پیشگوئیوں پر تو انہوں نے بات کرنا پسند ہی نہ کیا۔ حالانکہ اصل بات تو زیر بحث وہی تھی۔ مگر انہوں نے صاف کہہ دیا۔ کہ میں نے قرآن کریم چونکہ پڑھا ہی نہیں اس لئے اس بات پر گفتگو نہیں کر سکتا۔ دوسرے سوال کے متعلق کہنے لگے کہ مسیح نے انجیل میں واضح الفاظ میں خود کہا ہے کہ میں اور میرا باپ ایک ہیں جس کا مطلب یہ ہے کہ وہ خود خدا ہی تھے۔ میں نے کہا اس نے یہ بھی تو کہا ہے کہ میرا باپ مجھ سے بڑا ہے اور کہ میں اپنے طور پر کوئی معجزہ وغیرہ دکھانے کی طاقت نہیں رکھتا۔ بلکہ میرے سب کام صرف خدا کی مدد سے ہوتے ہیں۔ خدا تو ہر بات پر قادر ہوتا ہے۔ اگر وہ خود ہی خدا ہوتے۔ تو یہ نہ کہتے۔ پھر انہوں نے تو یہ بھی کہا ہے۔ کہ میری سچی پیروی کرنے والے حواری بھی باپ میں ایک ہو سکتے ہیں۔ کہنے لگے۔ ہم مسیح کی دو شخصیتیں مانتے ہیں۔ یہ باتیں انہوں نے انسان ہونے کی حیثیت سے کہی تھیں۔ اس پر میں نے کہا تو پھر ما بہ الامتیاز کیا ہوا کہ کونسی بات اس نے خدا ہونے کے لحاظ سے کہی ہے۔ اور کونسی بات انسان ہونے کے لحاظ سے۔ میرا تو دعوے ہے کہ وہ ہمیشہ اپنے آپ کو ابن آدم ہی سمجھتے رہے۔ اور ابن آدم ہی کہتے رہے۔ چنانچہ انجیل میں انہوں نے ابن آدم کے الفاظ اپنے لئے ۳۳ دفعہ استعمال کئے ہیں۔ مگر خدا یا خدا کا بیٹا ہونا انہوں نے خود اپنے آپ کو کبھی بھی نہیں کہا۔ کہنے لگے دیکھیں انجیل میں لکھا ہے۔

"ابتدا میں کلمہ تھا اور کلمہ خدا کے ساتھ تھا اور کلمہ خدا تھا"

مسیح ہی وہ کلمہ تھا جس کا اس آیت میں ذکر ہے۔ لہٰذا وہ خدا تھا اور خدا ہے۔

میں نے کہا اول تو یہ کلام ہی مبہم ہے۔ جس کا آج تک خود عیسائی بھی مطلب نہیں

زعماء انصار اللہ شوریٰ کے لئے تجاویز جلد بھجوا دیں (قائد عمومی انصار اللہ مرکزیہ)

سمجھ سکے اور کئی گت ہیں اس کی وضاحت پر لکھ ماری ہیں۔ بعض نے اس آئت کو الحاقی قرار دیا ہے۔

دوم اگر یہ الحاق نہ بھی ہو اس میں مسیح کا ذکر ہی نہیں اور نہ یہ کلام مسیح کا اپنا ہے یہ تو یوحنا کا کلام ہے مجھے کوئی ایسی آیت دکھائیں جہاں خود مسیح نے کہا ہو کہ میں خدا یا خدا کا حقیقی بیٹا ہوں میرا دعوے یہ ہے کہ مسیح نے کہیں بھی نہیں کہا کہ میں خدا ہوں یا خدا کا تیسرا حصہ ہوں بلکہ ہمیشہ خدا ہونے سے انکار کیا ہے اور اپنے آپ کو خدا تعالےٰ کا بندہ ظاہر کیا ہے۔

اس پر بعد سیکرٹری صاحب سب پادری مسکراتے ہوئے اٹھ کھڑے ہوئے اور معذرت کرنے لگے کہ اب ہمارے پاس وقت نہیں ہے پروگرام کے مطابق اب ہم نے فلاں فلاں جگہ جانا ہے اس لئے ناچار انھیں رخصت کر کے ہم ان لوگوں کی گمراہی اور گمراہ کن پراپیگنڈہ پر افسوس کرتے ہوئے وہاں سے واپس لوٹ آئے۔

خاکسار

محمد صدیق امرتسری

سابق مبلغ مغربی افریقہ حال لائبیریا

خدام الاحمدیہ مرکزیہ کے سالانہ امتحانات

خدام الاحمدیہ کے سالانہ امتحانات کے سلسلہ میں مجالس کو مختلف معیاروں کے پرچے بھجوائے جا رہے ہیں۔ قائدین کرام سے درخواست ہے کہ وہ ۱۰ ستمبر سے قبل اپنی یا اپنے کسی نمائندہ کی نگرانی میں امتحان لے کر پرچے اوّلین فرصت میں مہتمم تعلیم مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ کے نام ارسال فرما دیں،

اگر امتحان میں شریک ہونے والے خدام کی تعداد ارسال کردہ پرچوں سے زیادہ ہو تو زائد خدام کو پرچے لکھوا دیئے جائیں۔

(۱) امید ہے قائدین کرام ہر معیار میں زیادہ سے زیادہ خدام کو شریک کرنے کی کوشش فرمائیں گے

(۲) اسی طرح مضمون نویسی کے انعامی مقابلہ کی آخری تاریخ ۱۵ ستمبر ۱۹۶۴ء ہے مجالس سے جو خدام اس میں شریک ہو رہے ہیں انھیں اس تاریخ سے قبل ہی اپنے مقالہ کو مرکز میں بھجوا دینا چاہیئے اس کا عنوان ہے:-

"حضرت مصلح موعود ایدہ اللہ تعالےٰ کے علمی اور عملی کارنامے"

- اس مقابلہ میں اول۔ دوم اور سوم آنے والے خدام کو مرکزی سالانہ اجتماع کے موقعہ پر بالترتیب ۲۰/- روپے ۱۵ روپے اور دس روپے کے نقد انعامات دیئے جائیں گے۔

توقع ہے کہ قائدین کرام اس طرف خاص توجہ فرمائیں گے۔

(مہتمم تعلیم مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ)

لیڈر بقیہ ص ۲

ہوتے ہیں وہ بقول مولانا جہاد کے معنے ہی نہیں سمجھتے۔ اس لئے وہ آج غضوبے کا رہنے ہوئے ہیں اور جہاد کرنے والے جہاد کر رہے ہیں۔ اور جو لوگ اپنی حکومتوں سے الجھ رہے ہیں وہ دراصل شرانگیزی کر رہے ہیں جیسا کہ مولانا مہر صاحب نے فرمایا ہے۔

آج یہ جہاد صرف جماعت احمدیہ کر رہی ہے اور افسوس ہے کہ جو لوگ بقول مولانا مہر جہاد کے معنے بھی نہیں سمجھتے وہ جس طرح حضرت سید احمد بریلوی اور شاہ اسماعیل شہید کے کردار پر اعتراض کرتے ہیں اسی طرح وہ اور دوسرے سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام پر معترض ہیں،

امریکہ سے مراجعت اور درخواست دعا

میجر ڈاکٹر شاہ نواز خاں صاحب کے دوسرے صاحبزادے مکرم بشیر احمد صاحب بھٹی۔ حال ہی میں امریکہ سے واپس تشریف لائے ہیں وہ مارچ ۱۹۵۵ء میں براستہ لندن عازم امریکہ ہوئے تھے، اور وہاں ۹½ سال رہے اس عرصہ میں انھوں نے شکاگو کی یونیورسٹی سے بی اے اور ایم اے کی ڈگریاں امتیاز کے ساتھ حاصل کیں۔ پھر پولیٹیکل سائنس میں پی ایچ ڈی کے لئے دو سال ریسرچ بھی کی ہے۔ اب وہ کچھ عرصہ کے لئے پاکستان تشریف لائے ہیں۔ احباب جماعت دعا فرما دیں کہ اللہ تعالےٰ ان کا وطن واپس آنا بابرکت کرے آمین

جھنگ کے احباب

الفضل کا تازہ پرچہ

ایم بی احمد اینڈ کو پٹرول پمپ

جھنگ صدر سے حاصل کریں

(مینیجر)

درخواست دعا

میرا سب سے چھوٹا لڑکا اچانک بیمار ہو گیا ہے حالت بہت تشویشناک ہے بزرگان سلسلہ اور احباب جماعت کی خدمت میں عاجزانہ درخواست ہے کہ دعا فرمائیں اللہ تعالےٰ عزیز کو اپنے فضل سے جلد صحت کاملہ عطا فرمائے آمین

(محمود الحسن قریشی۔ سرگودھا)

الحاج ملک شہباز —— میلکم ایکس

(مکرم مولوی نور محمد صاحب نسیم سیفی سابق رئیس التبلیغ مغربی افریقہ)

آجکل امریکہ سے سیاہ فام لوگوں کے بلووں کی خبریں کثرت سے آ رہی ہیں کرفیو آرڈر کی پرواہ نہ کرتے ہوئے یہ لوگ اپنے بنیادی حقوق کے لئے احتجاجی جلوس نکال رہے ہیں۔ اور موقعہ ملنے پر سفید فام باشندوں کو زدوکوب کرنے سے بھی گریز نہیں کرتے۔

ہارلم (HARLEM) کے علاقے میں جب آج سے تین ماہ قبل ایک نئی سوسائٹی بلڈ برادرز (BLOOD BROTHERS) کے ممبروں نے دو سفید فام آدمیوں کو نہایت بیدردی سے قتل کیا تھا تو امریکہ کے پریس نے ملک شہباز جن کا پہلا نام میلکم ایکس (*) (MALCOLM X) تھا کو مورد الزام ٹھہرایا تھا۔ میلکم ایکس ان دنوں حج سے واپسی پر نائیجیریا کا دورہ کر رہے تھے وہاں جب ان سے اس واقعہ کے متعلق اخباری نمائندوں نے استفسار کیا تو انہوں نے صاف لفظوں میں اس واقعہ کی مذمت کی اور کہا کہ ایسی باتوں سے ان کا قطعاً کوئی تعلق نہیں ہے۔

یہ میلکم ایکس یا ملک شہباز کون ہیں؟ ان کا امریکہ کے سیاہ فام باشندوں کے تشدد آمیز رویہ سے کتنا تعلق ہے؟

یہ ایسے سوالات ہیں جن کے جواب دنیا بھر کے لوگ جاننا چاہتے ہیں خصوصاً اس لئے بھی کہ امریکہ جو کہ دنیا کا امیر ترین ملک ہے اور جو اپنی امدادی سکیموں کے باعث دنیا کے کونے کونے میں اقتصادی اور سیاسی فضا پر اثر انداز ہو رہا ہے اس کا اپنا امن و امان خطرہ میں ہے! وریہ بات بالکل واضح ہے کہ امریکہ کا اندرونی امن و امان خطرہ میں ہو تو دنیا کے اکثر ممالک اس سے اثر انداز ہوئے بغیر نہ رہ سکیں گے۔

اگرچہ ملک شہباز نائیجیریا میں صرف دو تین دن ٹھہرے تھے اور اس قلیل عرصہ میں وہ صرف ایک یونیورسٹی کے طلباء سے خطاب کر سکے تھے یا اخباری نمائندوں کو مل سکے تھے لیکن ان کا یہ دورہ اس لحاظ سے بہت کامیاب رہا تھا کہ اخبارات کے ذریعہ انہیں اپنے متعلق بہت سی غلط فہمیاں دور کرنے کا موقعہ مل گیا۔ انہوں نے بہت سا وقت خاکسار کے ساتھ گزارا اور اس طرح خاکسار کو ان کے مذہبی رجحانات اور سیاسی خیالات اور کارکردگی کے متعلق واقفیت حاصل کرنے کا موقع مل گیا۔ قارئین الفضل سے تعارف کے لئے ملک شہباز کے متعلق چند ایک باتیں درج ذیل ہیں۔

الحاج ملک شہباز اسلام قبول کرنے سے قبل میلکم ایکس کہلاتے تھے رغیب تی دنیا انہیں اب بھی اسی نام سے یاد کرتی ہے اور اخباروں میں یہی نام چھپتا ہے) میلکم ان کا ذاتی نام ہے اور ایکس (*) کا مطلب یہ ہے کہ چونکہ وہ غلاموں کی اولاد ہیں اور اب یہ معلوم نہیں کہ ان کے آباؤ اجداد کا فیملی نام کیا تھا اس لئے وہ اپنا فیملی نام ایکس (یعنی غیر معلوم) پکارتے ہیں۔ امریکہ کے مسلمانوں کو سفید فام لوگوں نے طنزاً بلیک مسلم (سیاہ فام مسلم) کا نام دے رکھا ہے اور یہ نام اب اتنا مشہور ہو گیا ہے کہ وہ ساری دنیا میں اسی نام سے پکارے جاتے ہیں۔ ان کے بانی "فرد محمد" کے حالات تو افسانوی رنگ اختیار کر چکے ہیں۔ اس لئے ان کے متعلق زیادہ کچھ نہیں کہا جا سکتا لیکن ان کے موجودہ لیڈر الائی جا محمد (ELIJAH MOHD) ہیں جن کو عام طور پر آنریبل الائی جا محمد کہا جاتا ہے میلکم ایکس انہی کے ذریعے مسلمان ہوئے تھے۔ اور سال رواں کے ابتدائی ایام تک یہ بلیک مسلم موومنٹ کے نہ صرف سرگرم کارکن تھے بلکہ آنریبل الائی جا محمد کے دست راست سمجھے جاتے تھے۔ اور شعلہ نور مقرر ہونے کی حیثیت سے عالمگیر شہرت کے مالک تھے امریکہ کے مشہور ترین رسالوں ٹائم (TIME) اور لائف (LIFE) نے ان کے متعلق متعدد مضامین شائع کئے ہیں اور ان کو سفید فام لوگوں کا سب سے بڑا دشمن قرار دیا ہے۔ وہ تو یہاں تک کہتے ہیں کہ اگر ان کے (میلکم ایکس کے) ہاتھ میں طاقت آ جائے تو سفید فام بچے اپنے ... کھلونوں سمیت دہکتے تنوروں

حقیقت یہ ہے کہ دنیا میں اسلام کی تبلیغ صرف اور صرف احمدیہ جماعت ہی کر رہی ہے احمدیہ جماعت کی کوششیں نہایت مخلصانہ ہیں اسلئے انکی جدوجہد حد درجہ کامیاب ہے۔ (ملک شہباز)

میں جھونک دئے جائیں۔

اب چار پانچ ماہ سے ملک شہباز نے الالائی جاہ محمد سے اپنا تعلق منقطع کر لیا ہے۔ ان کا کہنا ہے کہ الالائی جا کی موومنٹ مذہبی اور روحانی طور پر تو امریکہ کے سیاہ فام باشندوں کے لئے بہت کچھ کرتی ہے لیکن جن لوگوں کے معدے خالی ہیں اور جو لوگ اپنے بنیادی حقوق کو پاؤں میں مسلتے دیکھ رہے ہیں وہ کس طرح صرف مذہبیت یا روحانیت سے مطمئن ہو سکتے ہیں۔

نائیجریا میں قیام کے دوران ایک شام وہ اپنے ساتھیوں کے ہمراہ مشن ہاؤس میں آئے اور وہیں کھانا کھایا۔ اس موقعہ پر ان کے مذہبی رجحانات اور سیاسی خیالات کا جائزہ لینے کا موقعہ ملا۔ لیکن ذرا زیادہ تفصیل سے بات کرنے کے لئے خاکسار نے ان سے اخباری رنگ میں ایک انٹرویو کرنے کے لئے بھی ان کے ہوٹل میں انتظام کیا۔

جس وقت میں اور میرے رفقاء کار (الحاج مولوی نصیر الدین احمد صاحب برادرم مولوی منیر احمد صاحب عارف اور برادرم فضل احمد صاحب افضل) ہوٹل میں ان سے ملنے کے لئے گئے تو امریکہ کے رسالہ نیوز ویک کا نمائندہ ان سے انٹرویو کر رہا تھا۔ اور وہ اس بات پر زور دے رہا تھا کہ "بلڈ برادرز" (خون کے بھائی۔ ایک نئی سوسائٹی کا نام) کے ساتھ ان کا ہرگز کوئی تعلق نہیں ہے اور یہ کہ اگرچہ وہ سیاہ فام باشندوں کو ان کے بنیادی حقوق دلانے کی جدوجہد میں مصروف ہیں لیکن تشدد سے انہیں دور کا واسطہ بھی نہیں ہے۔ اس گفتگو کے دوران لگے ہاتھوں وہ یہ بھی کہہ جاتے تھے کہ آپ لوگ اس بات کی طرف کیوں توجہ نہیں کرتے کہ سفید فام لوگوں نے سیاہ فام نسل پر ایک لمبے عرصہ تک ظلم و ستم ڈھائے ہیں ان کو ہر طرح کی تکالیف دی ہیں حتیٰ کہ آگ میں زندہ بھی جلایا ہے۔ لیکن اسے کبھی کسی نے تشدد کے نام سے یاد نہیں کیا اور اب جب کہ سیاہ فام لوگوں نے اپنی بیداری کا ثبوت دینا شروع کیا ہے تو ساری دنیا چلا اٹھی ہے کہ سیاہ فام لوگ تشدد پر اتر آئے ہیں۔

خاکسار نے زیادہ تر مذہب کے متعلق ان سے سوالات پوچھے چونکہ عام طور پر یہ مشہور ہے کہ وہ اپنے بانی۔ فرد محمد (FARD MOHD) کو خدائی کا درجہ دیتے ہیں اور آنریبل الالائی جاہ محمد کو شرعی نبی کا۔ اور یہ دونوں باتیں مسلمانوں پر نہایت ناگوار گذرتی ہیں۔ میں نے سب سے پہلے اس کے متعلق انہیں وضاحت کے لئے کہا۔ ملک شہباز یہ سوال سنتے ہی جوش میں آ گئے اور اپنے مخصوص انداز میں دونوں ہاتھ اٹھا کر کہنے لگے "یہ سب کچھ غلط ہے میں ہرگز یہ نہیں مانتا۔ میں سیدھا سادہ مسلمان ہوں۔ جیسا کہ آپ کو معلوم ہے میں ابھی ابھی حج کر کے واپس آیا ہوں میرے ایمان کا محور تو اشہد ان لا الٰہ الا اللہ و اشہد ان محمد رسول اللہ ہے میں کسی انسان کے متعلق یہ نہیں مانتا کہ اس میں خدا تعالیٰ نے حلول کیا ہے اور نہ ہی کسی کو میں رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد شرعی نبی مانتا ہوں"۔

لیکن یہ عجیب بات ہے کہ اپنا یہ عقیدہ پیش کرنے کے باوجود وہ اس بات پر بھی زور دے رہے تھے کہ اگر الالائی جاہ محمد کے پیروکار فرد محمد کو خدا تعالیٰ اور الالائی جاہ محمد کی نبوت پر یقین رکھتے ہیں تو اس میں کیا حرج ہے۔ ان کا کہنا تھا کہ وہ ان عقائد کو بھی دلائل کے ساتھ صحیح ثابت کر سکتے ہیں۔ اگرچہ میرے اصرار کے باوجود انہوں نے اس سلسلہ میں کوئی دلیل پیش نہ کی۔

آنریبل الالائی جاہ محمد سے علیحدگی اور ایک نئی موومنٹ کے اجراء کے متعلق انہوں نے بتایا کہ انکی علیحدگی کا ہرگز یہ مطلب نہیں ہے کہ اب وہ ان سے تعاون نہیں کرتے یا ان کے احکام کی تعمیل نہیں کرتے۔ علیحدگی کا صرف یہ مطلب ہے کہ چونکہ وہ (الالائی جاہ محمد) صرف مذہبیت اور روحانیت پر زور دیتے ہیں اور مفلوک الحال لوگوں کے لئے کسی قسم کی جدوجہد نہیں کرتے اس لئے انہوں نے ضروری سمجھا کہ زندگی کے اس پہلو کی طرف بھی توجہ کی جائے۔ چنانچہ انہوں نے اس مقصد کے حصول کے لئے ایک الگ نظام قائم کر لیا ہے یہ کہتے ہوئے وہ پھر جوش میں آ گئے اور کہنے لگے "کیا آپ یہ نہیں دیکھتے کہ سیاہ فام امریکی کس غربت کی حالت میں زندگی بسر کر رہے ہیں اور کیا آپ اس بات کی طرف توجہ نہیں دیتے کہ فی زمانہ — اور غالباً ہر زمانہ ہی میں ایسا ہوتا رہا ہوگا — جب تک معدے پُر نہ ہوں اور آپ کے پاس کافی دولت نہ ہو لوگ آپ کی بات سننے کے لئے تیار ہی نہیں ہوتے۔ میں چاہتا ہوں کہ سیاہ فام امریکیوں کی آواز دنیا کے کونے کونے میں سنی جائے اور امریکی حکومت خاطر خواہ طریق پر آواز پر کان دھرے اور اس بات کا عملی ثبوت دے کہ وہ سیاہ فام اور سفید فام امریکیوں کو برابر سمجھتی ہے۔ انہوں نے مزید کہا کہ ہم نے — جنہیں سیاہ فام مسلمان کہا جاتا ہے — یہ ثابت کر دیا ہے کہ ہم جلد ہی اپنی زندگیوں کو اس حد تک بدل سکتے ہیں کہ سفید فام لوگ ایک لمبے عرصہ تک کوشش کرنے کے باوجود بھی اس معیار تک نہیں پہنچ سکے۔ انہوں نے بتایا کہ ہر وہ شخص جو ہمارے ساتھ شامل ہوتا ہے وہ ہر بُرے کام اور ہر غیر اسلامی عادت سے یکسر منہ موڑ لیتا ہے۔

اس ساری گفتگو کے دوران ایک بات جو میرے لئے خاص طور پر دلچسپی کا باعث ثابت ہوئی وہ یہ تھی کہ انہوں نے بتایا کہ جب وہ شروع شروع میں کسی ناکردہ "گناہ" کے نتیجہ میں قید و بند کی مشقت جھیل رہے تھے تو ایک احمدی دوست — عبدالحمید صاحب — جیل میں آ کر انہیں اسلامی تعلیمات سے آگاہ کیا کرتے تھے۔ اور یہ انہوں نے نماز بھی انہی عبدالحمید صاحب سے سیکھی تھی۔

میں نے آخری سوال احمدیت کے متعلق پوچھا جس کے جواب میں انہوں نے کہا۔ کہ

اگرچہ مصری لوگ یہ پراپیگنڈہ کر رہے ہیں کہ ان کے مبلغ بھی خدمتِ دین میں مصروف ہیں لیکن حقیقت یہ ہے کہ دنیا میں اسلام کی تبلیغ صرف اور صرف احمدیہ جماعت ہی کر رہی ہے — احمدیہ جماعت کی کوششیں نہایت مخلصانہ ہیں اس لئے ان کی جدوجہد حد درجہ کامیاب ہے۔

دوسرے روز ان کی اپنی خواہش کے مطابق میں انہیں لیگوس کے مقامی بادشاہ (OBA ADELE II) سے ملاقات کے لئے لے گیا۔ اس ملاقات کے دوران احمدیوں کی اسلام کی تبلیغ کے سلسلہ میں خدمات۔ سیاہ فام اور سفید فام لوگوں کی برابری مصری لوگوں کے بلند بانگ لیکن کھوکھلے دعوے کہ وہ اسلام کی خدمت کر رہے ہیں زیر بحث آئے۔

الحاج ملک شہباز نے یہ بھی بتایا کہ چند روز تک باکسنگ (BOXING) کے چیمپئن محمد علی (سابق نام کیسس کلے) مغربی افریقہ کا دورہ کریں گے۔ چنانچہ جب وہ نائیجریا آئے تو ان کی خدمت میں قرآن کریم کا تحفہ پیش کیا گیا۔ اس تقریب کی خبر اخباروں نے چھاپی۔ ریڈیو نے براڈ کاسٹ کی اور ٹیلی ویژن نے بھی اپنے پروگرام میں شامل کیا۔

یہ ہیں الحاج ملک شہباز جو میلکم ایکس (MALCOM X) کے نام سے مشہور ہیں۔

قرآن مجید

عکسی قرآن، حمائلیں، باترجمہ اور بلا ترجمہ
چھوٹی تقطیع سے لیکر بڑی تقطیع تک
تفسیریں، اور دیو دیو۔ اور ہر قسم کی اسلامی کتابیں
مکمل فہرست مفت منگوائیے
تاج کمپنی لمیٹڈ، پوسٹ بکس نمبر ۵۳۰ کراچی

نصرت رائٹنگ پیڈ

جس پر
الیس اللہ بکافٍ عبدہٗ
کا بلاک پرنٹ شدہ ہے
ملنے کا پتہ
نصرت آرٹ پریس ربوہ

— کامیابی —

برادرم محمد ابراہیم صاحب ساجد مدرس تعلیم الاسلام ہائی سکول نے امسال بفضل تعالیٰ بی۔ ایڈ کا امتحان پاس کر لیا ہے۔ احباب جماعت دعا فرمائیں کہ ان کے لئے یہ کامیابی دینی و روحانی اور مالی لحاظ سے بابرکت ہو۔ آمین

(رشید احمد ایاز۔ کارکن دفتر بیت المال ربوہ)

درخواستِ دُعا

۱۔ محترمہ نعیم خالدہ صاحبہ لکھتی ہیں کہ ان کے والد محترم ملک محمد صدیق صاحب صاحب جماعت احمدیہ واہ کینٹ انجینئرنگ کی اعلیٰ تعلیم کے لئے جرمنی جا رہے ہیں نیز واپسی پر وہ مکہ مکرمہ میں عمرہ ادا کریں گے۔ دوست ان کے لئے دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ ان کا حافظ و ناصر ہو! نیز لکھتی ہیں کہ میرا بھائی کوئی نہیں ہے دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ انہیں نیک بھائی عطا فرمائے۔

اس خوشی میں ایک مستحق دوست کے نام خطبہ نمبر جاری کرایا ہے۔ خدا تعالیٰ اس قربانی کو قبول فرمائے آمین

۲۔ محترمہ رضیہ صاحبہ (ہمشیرہ مکرم میاں نثار احمد صاحب پشاور) نے گذشتہ دنوں بی۔ ایس سی کے امتحان میں کامیابی حاصل کی ہے۔ احباب جماعت دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ محترمہ رضیہ صاحبہ کو دین و دنیا کے اعتبار سے دیگر کامیابیوں سے نوازے۔ آمین

(نوٹ) مکرم میاں نثار احمد صاحب آف پشاور نے اپنی ہمشیرہ صاحبہ کے امتحان میں کامیاب ہونے کی خوشی میں ایک مستحق دوست کے نام الفضل کا خطبہ نمبر جاری کرایا ہے۔ خدا تعالیٰ اس قربانی کو قبول فرمائے۔ آمین۔

(مینجر روزنامہ الفضل ربوہ)

۳۔ مکرم حکیم روشن الدین صاحب مخلص احمدی چک ۹۶ گ ب مریح ضلع لائلپور کچھ دنوں سے بعارضہ ہیچش بیمار اور ازحد کمزور ہو گئے ہیں احباب جماعت حکیم صاحب کی صحتیابی کیلئے دعا فرمائیں۔ (خاکسار فیروز الدین انسپکٹر تحریک جدید۔ ربوہ)

مذہبی کتب

اُردو۔ عربی اور انگریزی زبانوں میں خریدنے کیلئے ہمیشہ ہمیں یاد رکھیں
اورینٹل اینڈ ریلجس پبلشنگ کارپوریشن لمیٹڈ گول بازار ربوہ

مجلس خدام الاحمدیہ کریم نگر فارم کی قابل قدر مساعی

اراکین مجلس خدام الاحمدیہ کریم نگر فارم نے اپنے گرد و نواح میں پیغام حق پہنچانے کے سلسلہ میں قابل قدر کام کیا۔ دس خدام نے وفود کی صورت میں مختلف گوٹھوں میں قریباً یک صد افراد کو پیغام حق پہنچایا اور مناسب تعداد میں لٹریچر تقسیم کیا۔ علاوہ ازیں بعض دیہات کی مساجد کی صفائی کی گئی۔

احباب جماعت سے درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ اراکین مجلس کو مزید خدمت کرنے کی توفیق بخشے۔

(قاید مجلس خدام الاحمدیہ کریم نگر فارم)

اطفال الاحمدیہ کا سالانہ اجتماع

امسال اطفال الاحمدیہ کا سالانہ اجتماع ۲۳-۲۴-۲۵ اکتوبر (جمعہ۔ ہفتہ۔ اتوار) ۱۹۶۴ء کو ربوہ میں ہو رہا ہے۔ پروگرام میں مندرجہ ذیل مقابلے ہوں گے۔

۱- ورزشی:- (۱) کبڈی - (۲) فٹ بال - (۳) اونچی چھلانگ - (۴) لمبی چھلانگ - (۵) دوڑ - (٦) رسہ کشی۔

۲- علمی:- (۱) تلاوت و حفظ قرآن کریم و نماز - (۲) نظم خوانی (زبانی) - (۳) مقابلہ اشعار (۴) تقریر - (۵) پیغام رسانی - (٦) عام دینی معلومات کا پرچہ جس میں سب اطفال کی شمولیت لازمی ہوگی۔

نوٹ نمبر۱:- امسال علمی مقابلے بھی ٹیم وار ہوں گے۔ پانچ افراد کی ٹیم ہونی چاہیئے۔ جو اپنا پروگرام دس منٹ کا بنائے جس میں تلاوت قرآن کریم۔ نظم۔ تقریر یا مکالمہ ہوگا۔ ضروری ہے کہ یہ ساری چیزیں موضوع سے متعلق ہی ہوں۔ جو مندرجہ ذیل میں سے منتخب کر لیا جائے۔

(۱) اطفال الاحمدیہ کی اہمیت اور پروگرام - (۲) میں تیری تبلیغ کو زمین کے کناروں تک پہنچاؤں گا۔

(۳) اسلامی اخلاق - (۴) صداقت حضرت مسیح موعود علیہ السلام - (۵) میں دین کو دنیا پر مقدم رکھوں گا۔

نوٹ نمبر۲:- علمی اور ورزشی مقابلوں میں شامل ہونے والی ٹیمیں ۲۵ ستمبر تک مہتمم اطفال الاحمدیہ ربوہ کو اطلاع دیں تا اجتماع کے پروگرام میں وقت کا تعین کر دیا جائے۔

نوٹ نمبر۳:- ایک ضلع سے صرف ایک ٹیم ہی مقابلوں میں حصہ لے سکے گی۔ قائدین اضلاع اس بارہ میں نگرانی فرمائیں۔

(مہتمم اطفال الاحمدیہ مرکزیہ ربوہ)

تجاویز شوریٰ لجنہ اماء اللہ بر موقعہ سالانہ اجتماع اکتوبر ۱۹۶۴ء

لجنہ اماء اللہ کا آٹھواں سالانہ اجتماع انشاء اللہ تعالیٰ خدام الاحمدیہ کے سالانہ اجتماع کے بعد دفتر لجنہ اماء اللہ میں منعقد ہوگا۔ تمام لجنات سے درخواست ہے کہ وہ اس میں شمولیت کیلئے ابھی سے تیاری شروع کر دیں۔

نیز شوریٰ میں پیش کرنے والی تجاویز ماہ ستمبر کے پہلے ہفتہ میں بھجوا دیں تاکہ ایجنڈا تیار کر کے تمام لجنات کی خدمت میں ارسال کر دیا جائے۔

(جنرل سکرٹری لجنہ مرکزیہ)

اعلان امتحان کتاب تربیتی نصاب و تفسیر اسپارہ باترجمہ کا نصف اوّل

۲۷ ستمبر ۱۹۶۴ء کو لجنہ اماء اللہ مرکزیہ کے زیر انتظام کتاب تربیتی نصاب اور تفسیر اسپارہ باترجمہ نصف اول کا امتحان ہوگا۔

"تربیتی نصاب" کتاب دفتر لجنہ اماء اللہ مرکزیہ سے حسب ضرورت منگوائی جا سکتی ہے۔ قیمت فی کتاب۔ ایک روپیہ ہے۔

تمام لجنات اپنی امتحان دینے والی ممبرات کی تعداد سے مطلع فرما دیں تاکہ اسکے مطابق پرچے وقت مقررہ پر بھجوائے جائیں۔

(سیکرٹری تعلیم لجنہ اماء اللہ مرکزیہ)

پتہ مطلوب ہے:- نواب علی شاہ صاحب ولد الٰہی بخش صاحب مرحوم محلہ گیلانیاں۔ لاہور کے رہنے والے تھے لیکن پاکستان بننے سے بہت پہلے جموں اور سری نگر میں انڈر سیر تھے۔ اگر کسی دوست کو ان کا ایڈریس معلوم ہو یا مکرم نواب علی شاہ صاحب اس اعلان کو خود پڑھیں تو اپنے ایڈریس سے مطلع فرمائیں۔ (خاکسار حکیم سید مہر علی شاہ پریذیڈنٹ جماعت احمدیہ قائد آباد ضلع سرگودھا)

درخواست دعا:- میرے گھر کے تمام افراد بیمار ہو گئے ہیں۔ بزرگان سلسلہ سے درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ ہم پر فضل اور رحم فرمائے (آغا محمد ابراہیم ۔ ۱۴ الف ماڈل ٹاؤن لاہور)

نظارت تعلیم کے اعلانات

۱- سول سیکرٹیریٹ لاہور میں کلرکوں کی بھرتی:- سول سیکرٹیریٹ لاہور میں کلرکوں کی بھرتی کے لئے تحریری امتحان و انٹرویو ہوگا۔ درخواست کے ساتھ عمر اور تعلیم کا مصدقہ سرٹیفکیٹ، ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ سے DOMICILE CERTIFICATE - دو فوٹو اور دس روپے کا پوسٹل آرڈر آنا ضروری ہے۔ درخواستیں سیکرٹری پراونشل سیلکشن بورڈ سروسز اینڈ جنرل ایڈمنسٹریشن ڈیپارٹمنٹ سول سیکرٹیریٹ لاہور کو ۷ ستمبر ۶۴ء تک پہنچ جانی چاہئیں۔

۲- واپسی ریلوے کونسیشن:- ایک اٹنڈنٹ کو رعایت کرایہ جو زیر تعلیم لڑکی یا ۱۲ سال سے کم عمر کے بچے (لڑکی یا لڑکا) کے ساتھ سفر کرنے سے منظور شدہ تھی محکمہ ریلوے نے بند کر دی ہے۔ البتہ چار طلبہ کے لئے ایک اٹنڈنٹ کو رعایت کرایہ بدستور رہے گی۔ (پ۔ٹ ۲۶ $\frac{8}{64}$)

۳- ضرورت ریلوے کلرکس:- اسامیاں گریڈ ون ۸۵ - گریڈ ٹو ۲۵ - پی ڈبلیو آر ہیڈ کوارٹرس آفس لاہور۔ درخواستیں ۱۵ $\frac{9}{64}$ تک فارم قیمتی ایک روپیہ میں معرفت دفتر روزگار بنام چیف آفیسر ایڈمنسٹریشن اینڈ بجٹ پی ڈبلیو آر ہیڈ کوارٹرس آفس ایمپریس روڈ۔ لاہور۔ تنخواہ گریڈ ون ۱۱۵-۵-۱۷۵ - گریڈ ٹو ۱۲۵-۵-۱۵۵-۷-۲۲۵ شرائط گریڈ ون - میٹرک سیکنڈ ڈویژن یا جونیئر کیمبرج - سپیڈ ٹائپ ۳۰ مگر بصورت ایف اے بی اے شرط ٹائپ ندارد - عمر ۱۵ $\frac{9}{64}$ کو ۱۸ تا ۲۵ -

شرائط گریڈ ٹو - بی اے بی ایس سی یا سینئر کیمبرج عمر ۱۸ تا ۳۰ (پ۔ٹ ۲۶ $\frac{8}{64}$)

۴- سینٹرل سپیریئر سروسز ایگزیمینیشن کلاس:- سی ایس ایس ایگزیمینیشن کلاس لاہور میں ۱٦ $\frac{9}{64}$ تا ۱۵ $\frac{12}{64}$ - انتخاب برائے داخلہ ۱ $\frac{9}{64}$ سے فیس ٹرم -/۹۰ روپے فی لازمی مضمون - امیدواران ایڈوائیزر سی ایس ایس ایگزیمینیشن کلاس یونیورسٹی اورینٹل کالج لاہور سے رابطہ قائم کریں - (پ۔ٹ ۲۴ $\frac{8}{64}$)

۵- گیس ریکارڈرس تنخواہ ۱۳۵-۷-۱۷۰-۱۰-۲۷۰-۱۵-۳۱۵ نیز الاؤنسز - مطابق سرکاری شرح - شرط:- انٹرمیڈیٹ سائنس (فزکس - کیمسٹری - ریاضی) درخواستیں بشمول نقول اسناد و فوٹو ۵ $\frac{9}{64}$ تک بنام چیف ایڈمنسٹریٹو آفیسر آئل اینڈ گیس ڈویلپمنٹ کارپوریشن فورتھ فلور سینٹرل ہوٹل بلڈنگ - کلب روڈ کراچی (پ۔ٹ ۲۴ $\frac{8}{64}$)

(ناظر تعلیم)

دعائے مغفرت

۱- میری والدہ ماجدہ محترمہ غلام فاطمہ صاحبہ اہلیہ شیخ حسین بخش صاحب صحابی مورخہ ۲۵ و ۲٦ اگست کی درمیانی شب منٹگمری میں وفات پا کر اپنے مولا حقیقی سے جا ملیں۔ انا للہ و انا الیہ راجعون۔ والدہ صاحبہ صحابیہ اور موصیہ تھیں۔ عبادت گذار اور دین کیلئے درد دل رکھنے والی خاتون تھیں۔ خیرات اور صدقات میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیتیں اور غربا کا خاص طور پر بہت خیال رکھتی تھیں۔ تقریباً ۷۰ سال عمر پائی اور اپنے پیچھے چار بیٹے دو بیٹیاں اور ۳۲ پوتے پوتیاں یادگار چھوڑے ہیں۔ تمام درویشان قادیان اور دیگر احباب جماعت سے ان کی بلندی درجات کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

والدہ صاحبہ کا جنازہ منٹگمری سے ۲٦ تاریخ کو ربوہ بذریعہ ٹرک لایا گیا اور بعد نماز مغرب سپرد خاک کیا گیا۔ ہم اُن سب احباب کا تہ دل سے شکریہ ادا کرتے ہیں جو منٹگمری اور ربوہ میں ہمارے غم میں شریک ہو کر ممد و معاون ثابت ہوئے۔ (خاکسار ملک بشیر احمد جی۔ ٹی روڈ فیض باغ۔ لاہور)

۲- میرے والد محترم میاں جان محمد صاحب کل مورخہ ۳۱ $\frac{8}{64}$ کو وفات پا گئے ہیں۔ مرحوم موصی تھے ان کی عمر وفات کے وقت تقریباً ۷۲ برس تھی۔ مرحوم بڑے ہی نیک اور سلسلہ کا درد رکھنے والے تھے۔ اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ والد محترم کو اعلیٰ علیین میں جگہ دے اور پسماندگان کو صبر جمیل عطا فرماوے۔ آمین

(خاکسار مستری نصیر احمد گول بازار۔ ربوہ)

۳- محترمہ بھاگن بی بی صاحبہ بیوہ کرم داد صاحب بھٹی آف چک نمبر ۳۷ ج سرگودھا مورخہ ۲۰ اگست ۶۴ء بروز جمعرات بوقت ساڑھے سات بجے صبح ۲۰ دن لگاتار بیمار رہ کر اس دنیا سے ہمیشہ کیلئے کوچ کر گئیں۔ انا للہ و انا الیہ راجعون۔ مرحومہ نیک دل، خوش گفتار۔ غریب پرور۔ خدا ترس اور مہمان نواز تھیں۔ اپنے محلے میں ہر دلعزیز تھیں۔ سلسلہ کی بڑھ چڑھ کر خدمت کرتی تھیں۔ اپنے پیچھے ان کے قریب بیٹے، بیٹیاں پوتے، پوتیاں۔ نواسے نواسیاں چھوڑ کر فوت ہوئی ہیں۔ ان میں ایک نواسا چوہدری رشید الدین صاحب شاہد بی۔ اے نائیجیریا میں بحیثیت مبلغ سلسلہ کی خدمت کر رہے ہیں۔ احباب جماعت دعا فرما دیں کہ اللہ تعالیٰ مرحومہ کو جنت الفردوس میں جگہ دے اور پسماندگان کا احمدیت کی خدمت اور تعلیم پر عمل پیرا ہونے کی توفیق عطا فرمائے۔ (خاکسار منصور احمد [illegible] بی۔ اے [illegible] ۳۷ [illegible] ضلع سرگودھا)

وصایا

ضروری نوٹ:- مندرجہ ذیل وصایا مجلس کارپرداز اور صدر انجمن احمدیہ کی منظوری سے قبل صرف اس لئے شائع کی جاری ہیں تاکہ اگر کسی صاحب کو ان وصایا میں سے کسی وصیت کے متعلق کسی جہت سے کوئی اعتراض ہو تو وہ دفتر بہشتی مقبرہ کو پندرہ دن کے اندر اندر ضروری تفصیل سے آگاہ فرمائیں۔

۲- ان وصایا کو جو نمبر دیئے گئے ہیں وہ ہرگز وصیت نمبر نہیں ہیں بلکہ یہ مسل نمبر ہیں وصیت نمبر صدر انجمن احمدیہ کی منظوری حاصل ہونے پر دیئے جائیں گے۔

۳- وصیت کی منظوری تک وصیت کنندہ اگر چاہے تو اس عرصہ میں چندہ عام ادا کرتا رہے مگر بہتر یہی ہے کہ وہ حصہ آمد ادا کرے کیونکہ وہ وصیت کی نیت کر چکا ہے۔

۴- وصیت کنندگان سیکرٹری صاحبان مال اور سیکرٹری صاحبان وصایا اس بات کو نوٹ کر لیں۔

(سیکرٹری مجلس کارپرداز - ربوہ)

مسل ۱۷۴۲۵

میں انیسہ بیگم بنت ڈاکٹر غلام مصطفیٰ قوم گھمٹ جاٹ پیشہ طالب علمی عمر ۲۰ سال تاریخ بیعت پیدائشی احمدی ساکن ربوہ ضلع جھنگ صوبہ مغربی پاکستان بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۳/۴/۶۴ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔

میری جائداد اس وقت کوئی نہیں مجھے اپنے والد صاحب کی طرف سے مبلغ -/۵ روپے بطور جیب خرچ ملتا ہے میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی اس کا ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی رہوں گی۔ اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی رہوں گی اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ العبد انیسہ بیگم بنت ڈاکٹر غلام مصطفیٰ صاحب محلہ دار الصدر غربی ربوہ - ضلع جھنگ - گواہ شد ڈاکٹر غلام مصطفیٰ والد انیسہ بیگم محلہ دار الصدر ربوہ۔ گواہ شد غلام مجتبیٰ اینڈ کیٹ ۴ میکلوڈ روڈ لاہور

مسل ۱۷۴۲۶

میں برکت علی ولد محمد بخش صاحب قوم باجوہ پیشہ تجارت عمر ۵۴ سال تاریخ بیعت پیدائشی ساکن دار الصدر غربی ربوہ ضلع جھنگ صوبہ مغربی پاکستان بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۷ جون ۱۹۶۴ء حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری موجودہ جائداد واراضی سکنی ۱۲ ۱/۲ مرلے واقعہ محلہ ج مالیتی -/۳۶۰ روپے کی ہے میں اپنی مذکورہ جائداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا ہوں اس کے علاوہ مجھے مبلغ -/۳۰ روپے ماہوار آمد ہے میں اپنی ماہوار آمد جو بھی ہوگی اس کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا نیز میری وفات کے وقت میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا ہوں نیز میری وفات کے وقت میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔

العبد نشان انگوٹھا برکت علی گواہ شد اللہ بخش صدر محلہ دار الصدر غربی ربوہ - گواہ شد محمد اسلم ایاز بقلم خود محلہ دار الصدر شرقی ربوہ۔

مسل ۱۷۴۲۷

میں مبارک احمد ظفر ولد صوفی محمد صاحب مرحوم قوم جھمٹ پیشہ ملازمت عمر ۲۸ سال تاریخ بیعت پیدائشی احمدی ساکن زگڑی ڈاک خانہ خاص ضلع گوجرانوالہ صوبہ مغربی پاکستان بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۵/۶/۶۴ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں میری جائداد کوئی نہیں میرا گزارہ میری ماہوار آمد پر ہے جو بذریعہ ملازمت مبلغ -/۵۴ روپے ماہوار ہے میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا۔ اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی نیز میری وفات پر میرا جس قدر ترکہ ثابت ہو اس کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ العبد مبارک احمد ظفر بقلم خود سیکرٹری مال ذکانہ مجلس خدام الاحمدیہ گواہ شد محمد افضل درکر ٹیریالسمپوائنڈر زگڑی ضلع گوجرانوالہ ۵/۶/۶۴

گواہ شد۔ سید اعجاز احمد سیکرٹری انسپکٹر بیت المال ۵/۶/۶۴

مسل ۱۷۴۲۸

عبدالرحیم ساقی ولد چوہدری رحمت علی صاحب قوم رائیں پیشہ تجارت عمر قریباً ۳۰ سال تاریخ بیعت پیدائشی احمدی ساکن موضع تخت ہزارہ ڈاکخانہ تخت ہزارہ ضلع سرگودھا صوبہ مغربی پاکستان بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۲/۴/۶۴ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ چونکہ اس وقت میرے والد صاحب بقید حیات ہیں۔ اس لئے اس وقت میری کوئی جائداد نہیں ہے میں دوسروں کے سرمایہ پر تجارت کرتا ہوں۔ میرا گزارہ ماہوار آمد پر ہے جو کم و بیش ۵۰ روپیہ پڑ جاتی ہے میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی نیز میری وفات پر میرا جس قدر متروکہ ثابت ہو اس کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ العبد عبدالرحیم ساقی امیر جماعت احمدیہ تخت ہزارہ گواہ شد محمود شمس عنت علی موصی ۲۷۹۷ سیکرٹری انسپکٹر بیت المال ۱۲/۴/۶۴

گواہ شد نذیر احمد نسیم موصی ۱۶۶۰۷ ساکن تخت ہزارہ

مسل ۱۷۴۲۹

میں عائشہ بی بی زوجہ غلام اللہ صاحب قوم تارڑ وال پیشہ خانہ داری عمر ۵۴ سال تاریخ بیعت پیدائشی ساکن چک ۳۴ جنوبی ڈاک خانہ چک ۴۵ جنوبی ضلع سرگودھا صوبہ مغربی پاکستان بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۳۰/۴/۶۴ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری موجودہ جائداد اس وقت حسب ذیل ہے جو میری ملکیت ہے میرا حق مہر دو ہزار روپے ہے جو میرے خاوند کے واجب الادا ہے میں اس جائداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی ہوں اگر اس کے بعد کوئی جائداد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میری وفات پر جو ترکہ ثابت ہو اس کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک بھی صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ مرا اس وقت کوئی ذریعہ آمد نہیں اگر کسی وقت کوئی ذریعہ آمد پیدا ہو جائے تو اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی نوٹ :- مرا مہر تھا جو میں نہ وصول کر چکی ہوں۔ اب میرے پاس کوئی زیور نہیں ہے الامۃ عائشہ بیگم صدر لجنہ اماء اللہ چک ۳۴ جنوبی ضلع سرگودھا۔ گواہ شد۔ غلام رسول پریذیڈنٹ جماعت احمدیہ چک ۳۴ جنوبی ضلع سرگودھا گواہ شد غلام اللہ خاوند موصیہ چک ۳۴ جنوبی ضلع سرگودھا۔

نوٹ :- میری بیوی کا حق مہر مبلغ (-/۲۰۰۰) دو ہزار روپے میرے ذمہ واجب الادا ہے میں اس کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت کے ادا کرنے کی ذمہ دار ہوں۔ العبد غلام اللہ خاوند موصیہ چک ۳۴ جنوبی ضلع سرگودھا۔

گواہ شد۔ غلام رسول بقلم خود پریذیڈنٹ جماعت احمدیہ چک ۳۴ جنوبی ضلع سرگودھا۔

گواہ شد:- سید مبارک احمد صاحب انسپکٹر وصایا حال چک ۳۴ جنوبی ضلع سرگودھا۔ ۳۰/۴/۶۴

اعانت الفضل

مکرم فیض اللہ صاحب از سائیر س نے ایک مستحق کے نام ایک سال کے لئے خطبہ نمبر جاری کرایا ہے بزرگان سلسلہ و دیگر احباب کی خدمت میں درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ ان کو دینی اور دنیوی ترقیات سے نوازے آمین

(مینیجر الفضل)

درخواستہائے دعا

۱- میرے والد ایک ہفتہ سے بیمار چلے آ رہے ہیں احباب جماعت و بزرگان سلسلہ دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ انہیں کامل و عاجل شفا عطا فرمائے۔

خاکسار ظفر اقبال پراچہ۔ اسامہ کاٹیج۔ ربوہ

۲- خاکسار ایک سال کی رخصت پر انگلینڈ جا رہا ہے۔ بزرگان سلسلہ و احباب جماعت سے درخواست ہے کہ دعا فرماویں اللہ تعالیٰ میرے اس سفر کو ہر لحاظ سے بابرکت بنا دے۔ آمین۔

(عبد الحفیظ ملک کلکٹر گوجرانوالہ)

ضروری اعلان

بل ماہ اگست ۱۹۶۴ء ایجنٹ صاحبان کی خدمت میں بھجوا دیئے گئے ہیں ان بلوں کی رقم ۱۰ ستمبر ۱۹۶۴ء تک دفتر ہذا میں پہنچ جانی چاہیئے جو ایجنٹ صاحبان اپنے بلوں کی رقم ۱۰ ستمبر تک دفتر ہذا میں نہیں بھجوائیں گے ان کے بنڈلوں کی ترسیل روک دی جائے گی۔ (مینیجر)

احمدیت کا روحانی انقلاب

بہت سے لوگوں کو اس کا علم ہی نہیں کہ احمدیت دنیا میں ایک روحانی انقلاب پیدا کر رہی ہے ان اسلام سے دور لوگوں کے نام روزنامہ الفضل جاری کروا کر انھیں احمدیت کی ان کامیابیوں اور کامرانیوں سے روشناس کرائیے۔

(مینیجر)

اہم اور ضروری خبروں کا خلاصہ

● راولپنڈی ۲ ستمبر۔ صدر محمد ایوب خاں نے اپنی ماہانہ نشری تقریر میں قوم سے کہا ہے کہ حب وطن کے ساتھ ساتھ اسلامی اصولوں پر ایمان رکھنا اسلامی قومیت کی بنیاد ہے اور ہمیں اس تصور کو فروغ دینا چاہیئے۔ صدر پاکستان نے عوام سے اپیل کی کہ وہ آئندہ انتخابات میں امیدواروں کے نعروں اور بڑے بڑے وعدوں سے ڈانواں ڈول نہ ہوں اور نہ لوگوں کے سبز باغ دکھانے میں آئیں۔

صدر ایوب نے کہا ہے کہ بہت سے لوگ ان انتخابات میں ذات برادری۔ علاقائی عصبیت اور نفرت و حقارت کے جذبات ابھارنے کی کوشش کریں گے۔ لیکن عوام کو چاہیئے کہ وہ نفرت و حقارت کے ان درچوں کو باہمی اتحاد و اخوت سے بھر دیں اور اپنا حق رائے دہی استعمال کرتے وقت قومی اتحاد اور استحکام کو پیش نظر رکھیں۔

صدر نے ملک کے تعلیم یافتہ طبقہ سے خاص طور پر یہ اپیل کی کہ وہ انتخابات میں دلچسپی لے اور ایسے اہم معاملات میں خاموش تماشائی نہ بنا رہے۔

بھارت سے تعلقات کا ذکر کرتے ہوئے صدر نے کہا کہ مسئلہ کشمیر ابھی منصفانہ اور باعزت حل کا منتظر ہے اور اس مسئلہ کے حل ہوتے ہی دونوں ملکوں میں تعاون، امداد اور دوستی کا نیا دور شروع ہو جائے گا۔ اس سے دونوں ملکوں کے عوام کو بے حد فائدہ پہنچے گا۔

● کراچی ۲ ستمبر۔ حکومت پاکستان کشمیر میں جنگ بندی لائن کے دونوں طرف پانچ سو گز علاقہ کو ہر قسم کی فوجی مداخلت سے آزاد قرار دینے کی تجویز پر غور کر رہی ہے اس سلسلہ میں بھارت اور پاکستان کے درمیان کراچی میں جو معاہدہ ہوا تھا اس کے تحت اس وقت یہ علاقہ غیر فوجی علاقہ ہے۔ مذکرہ تجویز کشمیر میں اقوام متحدہ کے مبصر اعلیٰ نے پاکستان کو پیش کی ہے سرکاری ذرائع نے آج یہاں اس اطلاع کی تردید کی ہے کہ حکومت پاکستان نے اس تجویز کو نامنظور اور حکومت بھارت نے منظور کر لیا ہے۔

● راولپنڈی ۲ ستمبر۔ مقامی حلقوں نے بھارتی دفتر خارجہ کے ترجمان کی طرف سے بھارت کے ایٹمی طاقت بننے کے عزائم سے انکار کو حقائق سے پہلو تہی قرار دیا ہے اور کہا ہے کہ انکار اس بات کو تسلیم کر لینے کے مترادف ہے کہ بھارت ایٹمی ہتھیار بنانے کا ارادہ رکھتا ہے۔

ان حلقوں نے کہا ہے کہ بھارتی اخبارات نے حال ہی میں بھارت کی ایٹمی طاقت بننے کی سرگرمیوں کے متعلق جو اعداد و شمار دیئے تھے ان سے یہ ثابت ہو جاتا ہے کہ بھارت اپنے ہاں ایٹمی ہتھیار بنانا چاہتا ہے اور وہاں ایٹمی ہتھیار بنانے کے انتظامات موجود ہیں۔

● کوالالمپور ۲ ستمبر۔ یہاں دولت مشترکہ کے وزرائے خزانہ کی کانفرنس شروع ہوئی۔ اس میں اٹھارہ ملکوں کے وزرائے خزانہ شرکت کر رہے ہیں۔ ملائیشیا کے وزیر خزانہ مسٹر تان سیو سن نے کانفرنس کا افتتاح کرتے ہوئے کہا کہ ہمیں دولت مشترکہ میں اپنے یقین کو پختہ بنا لینا چاہیئے۔ آپ نے کہا کہ یہ کانفرنس ایک ایسے وقت میں کوالالمپور میں منعقد ہو رہی ہے جب کہ ملائیشیا ایک عظیم بیرونی خطرے سے دوچار ہے۔ اس کانفرنس سے ملائیشیا کے عوام کو اخلاقی طور پر بہت مدد مل رہی ہے۔ نائیجیریا کے وزیر خزانہ نے تجویز پیش کی کہ کانفرنس کے دس دنوں کے لئے مسٹر تان کو صدر منتخب کر لیا جائے۔ بعد میں خفیہ اجلاس شروع ہو گیا۔

● راولپنڈی ۲ ستمبر۔ مغربی اور مشرقی پاکستان کی حکومتوں نے ملک سے افیون خوری ختم کرنے کا ایک پروگرام مرتب کیا ہے۔ جس پر بتدریج عملدرآمد سے آئندہ دس سال میں ملک سے افیون خوری کی لعنت ختم ہو جائے گی۔ اس پروگرام کے مطابق فروخت ہونے والی افیون کی مقدار میں ہر سال دس فیصد کمی کی جائیگی یہاں تک کہ ملک میں اس کے کھانے والوں کی تعداد معدوم ہو جائے گی اس کے علاوہ افیون پر زیادہ سے زیادہ قسم کے ٹیکس اور محاصل عائد کئے جائیں گے تاکہ اس کی قیمت میں اضافہ سے جہاں استعمال کرنے والوں میں کمی واقع ہو وہاں حکومت کو کم مقدار پر زیادہ رقم حاصل ہو سکے۔

● سری نگر ۲ ستمبر۔ شیخ محمد عبداللہ نے کہا ہے کہ بھارتی عوام کی اکثریت اس بات سے متفق ہے کہ کشمیر کا ہندوستان کے ساتھ مکمل الحاق نہیں ہوا وہ بھارتی وزیراعظم لال بہادر شاستری اور دیگر حکام سے بات چیت کے بعد واپسی پر ایک جلسہ عام میں تقریر کر رہے تھے۔

انھوں نے کہا کہ چار سال پیشتر عوام کھلے طور پر اس بات کا اعتراف نہیں کرتے تھے لیکن آج وہ ببانگ دہل یہ اعتراف کر رہے ہیں شیخ عبداللہ نے کہا کہ کشمیر کے مسئلہ کا واحد حل وہی ہے جو تینوں فریقوں کو منظور ہو۔

● نئی دہلی ۲ ستمبر۔ ہندوستان کے وزیر اعظم مسٹر لال بہادر شاستری نے ہندوستان کے سیلاب زدہ علاقوں پر پرواز کرنے کے بعد اخباری نمائندوں کو بتایا کہ فصلوں کو سخت نقصان پہنچا ہے مسٹر شاستری تین گھنٹے تک سیلاب زدہ علاقوں پر پرواز کرنے والے تھے لیکن برسات کی گھنگھور گھٹاؤں کی وجہ سے ان کا طیارہ ایک گھنٹہ سے بھی کم وقفہ کے بعد ہوائی اڈے پر اترنے پر مجبور ہو گیا۔ سرکاری حکام جنہوں نے مسٹر شاستری کے ساتھ متاثرہ علاقہ پر پرواز کی بتایا کہ زیر کاشت علاقہ کے وسیع رقبہ کی فصلیں سیلاب کے پانی میں گھری ہوئی ہیں۔ اور ۱۹۲۴ء کے بعد سے اتنا شدید سیلاب کبھی نہیں آیا۔

● راولپنڈی ۲ ستمبر۔ کشمیری رہنما میر واعظ محمد یوسف نے بھارتی اخبارات کی اس غلط بیانی کی شدید مذمت کی ہے کہ انھیں ان کے گھر میں نظر بند کر دیا گیا ہے انھوں نے ٹائمز آف انڈیا میں شائع ہونے والی اس غلط اور بے بنیاد خبر پر تبصرہ کرتے ہوئے کہا کہ بھارتی اخبارات نے پاکستان کے خلاف غلط اور بے بنیاد پراپیگنڈہ کی مہم کو اپنا شیوہ بنا لیا ہے

● مظفر آباد ۲ ستمبر۔ نگسر کے علاقہ میں آزاد کشمیر کے مجاہدوں سے تصادم میں ہندوستانی فوج کے دو سپاہی ہلاک ہو گئے۔ بیان کیا جاتا ہے کہ ہفتہ کے روز بھارتی فوج نے آزاد کشمیر کے ایک گشتی دستے پر صبح کے وقت اچانک بلا اشتعال فائرنگ کی جواب میں کشمیری مجاہدوں نے بھی فائرنگ کی جس سے ہندوستانی فوج کے دو سپاہی ہلاک ہو گئے۔

● حافظ آباد ۲ ستمبر۔ دریائے چناب میں ایک کشتی الٹ کر ڈوب گئی۔ اندیشہ ہے کہ اس حادثہ میں ستر افراد غرق ہو گئے۔ غرق ہونے والوں میں تیس عورتیں اور پندرہ بچے شامل ہیں۔ کشتی میں ایک سو بیس مسافر سوار تھے۔ یہ حادثہ گلیاں اور رسول نگر بتن کے درمیان پیش آیا۔ کشتی ڈوبنے سے پانچ مویشی بھی دریا میں غرق ہو گئے۔

● نئی دہلی ۲ ستمبر۔ کیرالہ کی کانگرس پارٹی میں پھوٹ پڑ گئی ہے جب صوبائی اسمبلی کا اجلاس ہو گا تو کانگرسی وزارت
م کے خلاف قرارداد عدم اعتماد پیش کی جائے گی، موجودہ حالات کے پیش نظر یقین ہے کہ یہ قرارداد منظور ہو جائے گی کانگرس کے پندرہ ارکان حزب اختلاف کا ساتھ دیں گے۔

تعلیم الاسلام انٹرمیڈیٹ کالج گھٹیالیاں

۹ ستمبر ۶۴ء سے کھل جائے گا،

تعلیم الاسلام انٹرمیڈیٹ کالج گھٹیالیاں موسمی تعطیلات کے بعد انشاء اللہ العزیز مورخہ ۹ ستمبر ۶۴ء سے باقاعدہ جاری ہو جائے گا وہ طلباء جو باقاعدہ یا پرائیویٹ طور پر میٹرک پاس کر چکے ہیں خواہ وہ کسی ڈویژن میں کامیاب ہوئے ہوں۔ اس وقت بھی کالج میں داخل ہو سکتے ہیں سٹاف کے ممبران کی حاضری ۸ ستمبر کو قبل دوپہر ضروری ہے،

ہوسٹل کا انتظام باقاعدہ جاری ہے، ہوسٹل کا ماہوار خرچ -/۴۰ روپے کے قریب ہے کالج کی ماہوار فیس -/۱۶ روپے ہے، اس سے زیادہ سستا اور اس سے زیادہ آرام دہ اور تعلیم کے لحاظ سے بہترین ماحول رکھنے والا ادارہ آپ کو بہت کم ملے گا۔ لائبریری اور کھیلوں کے تمام لوازمات موجود ہیں اور طلباء اس سے فائدہ اٹھاتے ہیں نتائج کے لحاظ سے ہمارا ریکارڈ ہے کہ معمولی محنت سے ایک کمزور طالب علم بھی اللہ تعالیٰ کے فضل سے عمدہ نمبروں پر کامیاب ہو سکتا ہے،

(پرنسپل)

درخواستِ دُعا

میری بڑی لڑکی عزیزہ قدسیہ خانم کراچی میں بعارضہ ٹائیفائڈ بیمار ہے کمزور بہت ہو گئی ہے، بزرگان سلسلہ درویشان قادیان اور جملہ احباب جماعت کی خدمت میں عاجزانہ درخواست ہے کہ دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ عزیزہ کو اپنے فضل سے صحت کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے۔ آمین۔

(بدر سلطان اختر انسپکٹر مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ ربوہ)

دُعائے نعم البدل

میرے بیٹے عزیزم حمید الدین خوشنویس روزنامہ الفضل کے ہاں مورخہ یکم ستمبر کی صبح کو پانچ بجے کے قریب پہلا بچہ پیدا ہوا تھا جو ایک گھنٹہ تک زندہ رہنے کے بعد وفات پا گیا۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔

بزرگان سلسلہ و احباب جماعت دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ زچہ کو صحت دے، ہمیں صبر جمیل کی توفیق دے اور نعم البدل عطا فرمائے۔ (نور الدین خوشنویس۔ دار الرحمت غربی۔ ربوہ)